نوحہ

زینبؑ نے کہا ہائے میرے عونؑ و محمدؑ
جب رَن میں تہہِ تیغ ہوئے عونؑ و محمدؑ

اِک شور تھا کہ ہائے قیامت ہوئی برپا
شہزادی سرِ دشتِ بلا رہ گئی تنہا
دنیا سے سوئے خلد گئے عونؑ و محمدؑ

اِس شان سے ظاہر ہوئے حالانکہ تھے پیاسے
غل تھا کہ بچو آتے ہیں حیدرؑ کے نواسے
جب نیمچے لہرا کے چلے عون و محمدؑ

ماں دوڑی ہوئی آئے گی گودی میں اُٹھائے
معصوم وفاداروں کو سینے سے لگائے
اِک بار بلاؤ تو مجھے عونؑ و محمدؑ

مقتل سے ذرا لوٹ کے گھر آؤ تو بیٹا
کیا ہم سے خطا ہوگئی بتلاؤ تو بیٹا
کیوں ماں سے بھلا روٹھ گئے عونؑ و محمدؑ

365 ماں جلتی ہوئی خاک پہ نظروں کو بچھائے
ماں چاند سے چہروں پہ لگی خاک ہٹائے
اُٹھ کر ذرا پاس آؤ میرے عونؑ و محمدؑ

گھبراتا ہے دل خوف سے دم گھٹتا ہے میرا
ماں صدقے ہو خاموش ہو کیا بات ہے بیٹا
کچھ بولو ، نہ تڑپاؤ مجھے عونؑ و محمدؑ

غازیؑ سے وفاداری کا سیکھا تھا سلیقہ
دریا پہ خیال آیا کہ پیاسی ہے سکینہؑ
پانی نہ پیا پیاسے رہے عونؑ و محمدؑ

ماں اِن کی تھی سرکارِ دو عالم کی نواسی
شہزادوں کی شادی بھی بڑی دھوم سے ہوتی
افسوس کہ زندہ نہ رہے عونؑ و محمدؑ

کچھ دولتِ دنیا کی نہیں مجھکو ضرورت
گوہرؔ کیلئے کافی ہے بس علم کی دولت
جو دیتے ہیں خیرات مجھے عونؑ و محمدؑ